ضبط وترتیب: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی*

ساعتے با اہلِ حق

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ساتھ

ایک علمی اور ادبی نشست کی مختصر روئیداد

الحاج شفیق الدین فاروقی کے حوالے سے ایمان افروز گفتگو

(۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ/ ۲۴ جولائی ۲۰۱۴ء) عیدگاہ میں شفیق الدین فاروقی مرحوم کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد عیدگاہ سے متصل مقبرۂ حقانیہ کی طرف آتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ جو مخلصین و محبین' علماء و عامۃ المسلمین میں گھرے ہوئے تھے، استاذ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی پر نظر پڑی تو انہیں اپنے قریب بلالیا۔ مولانا حقانی نے تعزیتی کلمات کہے تو مولانا سمیع الحق مدظلہ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ اور ارشاد فرمایا:

ہر کام میں پیش پیش:

شفیق الدین فاروقیؒ میرے سفر و حضر کے مخلص وفادار' عقل مند اور سمجھدار ساتھی تھے۔ والدِ مکرم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی خدمت و صحبت نے ان میں خلوص و محبت اور للّٰہیت کے جذبات کو دو آتشہ کردیا تھا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا تعمیری کام ہو' ماہنامہ الحق کی اشاعت اور انتظامی امور ہوں' جامعہ حقانیہ کے جدید و عظیم دارالحدیث کی تعمیر کا مرحلہ ہو یا دورۂ حدیث کے طلبہ کے لئے وسیع و کشادہ چہار منزلہ احاطہ کی تعمیر ہو' شفیق الدین فاروقی پیش پیش رہے۔

مولانا مفتی محمودؒ سے بے تکلفیاں:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے ارشاد فرمایا: شفیق الدین فاروقی کو خدمت' اطاعت اور بزرگوں سے محبت اور سلیقہ مندی سے اسے نباہنے کی بہترین صلاحیتیں ودیعت ہوئی تھیں۔ وہ اپنی

---
* ناظم تعلیمات جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

والہانہ اداؤں اور عاجزانہ و خادمانہ افتادِ طبع سے بزرگوں کے دل موہ لیتے تھے۔ قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ کو بھی ان سے حد درجہ محبت' اور بے تکلفی تھی۔ تحریکِ نظام مصطفیٰ میں جب مجھے اور میرے ساتھ شفیق صاحب کو ہری پور جیل منتقل کیا گیا تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا: ''میری دلی خواہش تھی اور رب سے دعا بھی مانگتا تھا کہ سمیع الحق اور شفیق کو پشاور جیل کی بجائے یہاں ہری پور جیل لایا جائے۔ مفتی صاحب کے اصرار پر ہمیں حضرت مفتی صاحب کے احاطہ نمبر ۹ میں رکھا گیا۔ چنانچہ مفتی صاحب شفیق مرحوم کے ساتھ مزید بے تکلف ہوگئے۔ سالن بنانے اور مختلف چیزوں کے پکانے میں دونوں مشاورت کرتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم شفیق صاحب کو پکانے کے طریقے بھی بتاتے تھے اور عملاً معاونت بھی کرتے تھے۔

اشارۂ ابرو کو سمجھنے کی صلاحیتیں:

بلکہ وہ ہمارے انجینئر بھی تھے اور نقشہ نویس بھی' وہ میرے ساتھ بیٹھ کر مشورہ کرلیتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے دانائی اور زیرکی سے نوازا تھا۔ انہیں اشارۂ ابرو کو سمجھنے اور تعمیل و تکمیلِ حکم کی صلاحیتوں سے قدرت نے نوازا تھا۔ نقشے کے حوالے سے میرا آئیڈیا لے کر پنسل سے نقشہ بناتے، جو میرے تصور کے عین مطابق ہوتا۔ جدید دارالحدیث کی عظیم تعمیر انہی کی معاونت سے تشکیل پائی اور مکمل ہوئی۔

جان پر کھیل کر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا تحفظ کیا:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ: سیاسی میدان میں اول روز سے انہوں نے ایک بنیادی کارکن کا کردار ادا کیا۔ جب وزیر اعلیٰ نصر اللہ خٹک نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی طرف سے کاغذات واپس لینے کے جعلی دستاویزات داخل کئے اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اس سلسلہ میں عدالتی کاروائی کے لئے اسلام آباد پہنچنا چاہتے تھے تو صوبائی حکومت نے انہیں بروقت عدالت میں پہنچنے سے اپنے تمام تر حکومتی وسائل استعمال کرکے روکنا چاہا۔ اٹک اور پھر ترنول کے پھاٹکوں پر پولیس نے گھیراؤ کیا مگر شفیق الدین فاروقی جان پر کھیل کر حکومت کے مذموم مساعی اور بھرپور تعاقب کے باوصف عدالت میں انہیں پہنچا کر رہے اور اپنے ہدف میں کامیاب ہوئے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ایک کرامت:

استاذ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی نے حاضرین مجلس سے ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے

ہوئے کہا کہ شفیق بھائی نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے سانحۂ ارتحال پر ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت کے لئے اپنے مشاہدات لکھواتے ہوئے ایک دلچسپ قصہ سنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گرمیوں کے دن تھے، راولپنڈی میں ایک جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ نے فرمایا کہ یہاں مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کے مدرسہ میں آرام کرلیتے ہیں اور عصر کے وقت اکوڑہ کے لئے روانہ ہوجائیں گے، ان شاء اللہ افطار اکوڑہ میں گھر پر کریں گے''۔

چنانچہ واپسی پر مانسر کیمپ کے قریب اچانک گاڑی خراب ہوگئی۔ حضرت نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا خیریت ہے، شاید گرم ہونے کی وجہ سے گاڑی بند ہوگئی ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ مجھے اندازہ ہوا کہ ریڈی ایٹر میں پانی کم ہے، قریب ہی سے پانی لے کر آیا اور دو ڈبے پانی ڈالا۔ لیکن پھر بھی کم محسوس ہوا۔ چار پانچ ڈبے ڈالنے کے بعد میں ششدرہ گیا۔ حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ پانی نیچے نہیں گرتا اور ریڈی ایٹر بھی خالی ہے۔ پریشان ہوکر اسی حالت میں گاڑی سٹارٹ کرنے کی کوشش کی تو گاڑی سٹارٹ ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا: چلو بیٹے' اللہ مدد کرے گا۔ اور ہم اس صورت میں روانہ ہوئے کہ گاڑی کے انجن سے عجیب وغریب قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔ سخت جھٹکے لگتے تھے۔ گاڑی خود بخود چلتے چلتے بند ہوجاتی تھی اور پھر روانہ ہوجاتی تھی۔ اسی حالت میں جب ہم گھر کے دروازے پر پہنچے تو مغرب کی اذان ہورہی تھی۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق ہم افطاری کے وقت گھر موجود تھے۔

دوسرے دن صبح مکینک (مستری) کو بلایا اور گاڑی چیک کرائی تو اس نے کہا کہ اسے ورکشاپ میں لے جاکر انجن کھولنا پڑے گا، تب صحیح صورت حال کا اندازہ ہوسکے گا۔ اور جب انجن ورکشاپ میں کھولا گیا تو میری حیرت کی انتہاء نہ رہی اور ششدرہ رہ گیا (جو ایک ٹیکنیکل آدمی ہی سمجھ سکتا ہے) کہ انجن میں دو پسٹن ٹوٹے ہوئے تھے۔ کنکٹِنگ راڈ (conacting rod) ٹوٹنے کے بعد انجن کو بھی توڑ چکے تھے، موبل آئل اور پانی یکجا ہوگئے تھے۔ ایسی صورت میں کسی بھی انجن کا سٹارٹ رہنا بظاہر اسباب ناممکن ہے۔ یہ انجن مرمت کے قابل بھی نہ تھا۔ دوسرا انجن خرید کر اس گاڑی میں لگایا گیا۔ بہرحال عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گاڑی صرف کرامات پہ چلتی رہی اور اللہ پاک غیبی مدد کرتے رہے۔

مولانا سمیع الحق کی اشکبار آنکھیں:

شفیق الدین فاروقی کا تذکرہ اور ان کی تاریخی خدمات و رفاقت اور تمام تر پس منظر بیان کرنے کے دوران شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہم فرطِ غم سے نڈھال تھے۔ آواز گلوگیر تھی اور آنکھیں پرنم تھیں۔

بعد میں استاذ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا: ''برادرم شفیق الدین فاروقی کا اور کچھ بھی عمل نہ ہو مگر مولانا سمیع الحق مدظلہ کا ان کیلئے یہ دردِ دل' یہ شہادت اور گریہ اور فراق کے آنسو بھی نجات کیلئے کافی ہیں۔

سامعین و حاضرین کی آنکھیں پرنم تھیں:

اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ مقبرۂ حقانیہ کی طرف چلتے ہوئے رک رک کر مولانا حقانی کو جو درد بھرے واقعات سناتے رہے، اس سے ساتھ چلنے والے رفقاء بھی محظوظ ہوتے رہے۔ جب دارالحفظ کے سامنے پہنچے، میں نے دیکھا تو ساتھ چلنے والے سب حاضرین و سامعین کی آنکھیں پرنم تھیں۔ مگر میری بدنصیبی تھی کہ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے میں قریب نہ پہنچ سکا اور بُعد کی وجہ سے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی باتیں بھی نہ سمجھ سکا۔

شاہ عبداللہ کی دعوت اور تکوینی نظام:

استاذ مکرم مولانا حقانی نے اس رمضان میں سفرِ عمرہ کے لئے شاہ عبداللہ کی مولانا سمیع الحق کو دعوت اور تکوینی امور کے حوالے سے کوئی بات چھیڑی تو شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے ارشاد فرمایا:

جی ہاں! بہت سی باتیں تکوینی ہوتی ہیں اور وقوع کے بعد جب حقائق کھلتے ہیں تب سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کیا تھی؟

شفیق مرحوم کے سانحۂ ارتحال سے قبل ہم خاندان کے دس افراد عمرہ کے لئے تیار تھے، اور عزمِ مصمم کر رکھا تھا مگر تاخیر ہوتی رہی۔ اللہ پاک نے اس سے قبل حج و عمرہ کا ارادہ کر لینے کے بعد کبھی بھی سفرِ حج و عمرہ سے ہمیں محروم نہیں فرمایا۔ شفیق صاحب مرحوم اکثر حج او رعمروں میں ساتھ ہوتے، اب کے بار تاخیر ہوتی رہی حتی کہ جب شفیق صاحب کا انتقال ہوگیا، ۲۷ر رمضان کی مبارک شب، اسی روز سعودی سفارتخانہ کے قائم مقام سفیر جناب جاسم صاحب نے ان کی وفات کے دو گھنٹے بعد فون

کیا، تعزیت کی اور ساتھ ہی شاہ عبداللہ کی طرف سے شاہی اضیاف کے طور پر خاندان کے دس افراد کو سفرِ عمرہ کی دعوت دی، مولانا نے شکریہ ادا کیا اور اس حادثہ کی وجہ سے دعوت قبول کرنے سے معذرت کی مگر شفیق مرحوم کے سانحہ کی وجہ سے ہم لوگ جا نہیں سکے، تب معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہمیں اب تک کیوں روکے رکھا۔ گویا تکوینی طور پر اپنے بندوں کو بتا دیا گیا کہ مجھ سے گلہ نہ کرو میں نے تمہیں اسلئے روک دیا تھا کہ تم لوگ شفیق صاحب کے آخری لمحات کی خدمت' نماز جنازہ' تدفین اور تعزیت سے محروم نہ رہو، ورنہ زندگی بھر یہ حسرت رہتی کہ ہم لوگ مرحوم کے آخری لمحات میں ان کی خدمت' نماز جنازہ اور تدفین میں شریک نہ ہوسکے اور حق رفاقت ادا کرنے سے محروم رہے۔

الحاج ایوب مامون کا دلچسپ ارشاد:

ارشاد فرمایا: الحاج ایوب مامون صاحب نے کراچی سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ شفیق مرحوم طویل عرصے سے خود کو ستائیسویں (۲۷) رمضان تک کھینچتے رہے۔ بالآخر اس میں وہ کامیاب ہوگئے اور اللہ نے ان کو ستائیسویں رمضان کی شب کو اپنے ہاں بلالیا۔

منامی تبشیرات:

مولانا راشد الحق سمیع حقانی نے بتایا کہ ایک صاحب نے ولی کامل حضرت مولانا رحیم اللہ باچا صاحبؒ اضاخیل بالا کو خواب میں دیکھا کہ شفیق صاحب پر ہاتھ ڈالے ہوئے ان پر شفقت و محبت کی نظرِ عنایت رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا عرفان الحق حقانی نے کہا کہ ہاں! شفیق صاحب کو بھی حضرت باچا صاحبؒ سے بے حد محبت تھی۔ وفات سے تین روز قبل کہا کہ مجھے باچا صاحب کے پاس لے جاؤ کہ ان سے ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ پھر کہا کہ مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؒ صاحبؒ سے بھی ملاقات کیلئے جانا چاہتا ہوں مجھے ان کے ہاں لے چلئے۔

قرب وصال کی بشارتیں:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے فرمایا: وفات سے قبل اہل خانہ سے کہا ''میرا اڑن کھٹولا تیار کھڑا ہے میں جانا چاہتا ہوں''۔ پوچھا گیا کہاں ہے؟ اشارہ سے کہا' دارالعلوم میں، پھر کہا عیدگاہ کے قریب، (یہیں مقبرۂ حقانیہ ہے۔) __ ایک مرتبہ فرمایا: شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ڈرائیوری کے

لئے جانا چاہتا ہوں، چونکہ حضرت کی زندگی میں ان کی عموماً ڈرائیونگ کی خدمت کرتے رہے، آخرت میں بھی ان کی رفاقت کے اشارے مل رہے تھے۔

تدفین کا عمل شروع ہوا تو مقبرۂ حقانیہ میں تین کرسیاں لائی گئیں۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق، شیخ الحدیث مولانا انوار الحق تشریف فرما ہوئے۔ استاذ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کو مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنے پاس بلا کر اپنے ساتھ بٹھایا، اور مجھے اپنے دونوں اساتذۂ کرام کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مقبرۂ حقانیہ کی تجویز و تشکیل: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ فرما رہے تھے، مقبرۂ حقانیہ کی تجویز، نقشہ اور تشکیل میں بھی شفیق الدین فاروقی میرے ساتھ شریک تھے۔ جب دارالحفظ کی تعمیر ہو رہی تھی۔ والد مکرم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان کے ساتھ حاجی محمد یوسف، حاجی غلام محمد، ناظم مولانا سلطان محمودؒ اور الحاج سید نو ربادشاہ و دیگر اراکین بھی تشریف فرما تھے۔ میرے دل میں اللہ نے حقانیہ کے لئے اپنے قبرستان کی تجویز القاء فرمائی۔ میں نے شفیق الدین فاروقی سے مشورہ کیا۔ انہوں نے میرے آئیڈیا کے مطابق نقشہ بنایا۔ بعد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے ہم نے تذکرہ کیا کہ دارالحفظ کے باہر یہ چھوٹا خطہ مقبرہ حقانیہ کے لئے مخصوص کیا ہے، اشارتاً ہم نے گویا حضرت سے ان کی آخری آرامگاہ کی منظوری لینا چاہی تو انہوں نے بڑے غور سے بات سنی، اور خاموش ہو گئے۔ ان کے چہرے کی بشاشت اور اندازِ سماعت سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اس پر راضی ہیں۔ اور الحمدللہ کہ جب قبرستان بنا اور سب سے پہلے ناظم سلطان محمودؒ کی تدفین ہوئی تو حضرتؒ حیات تھے۔ نماز جنازہ بھی انہوں نے پڑھائی تھی اور تدفین میں آخر تک تشریف فرما تھے۔

شیخ الحدیث مولانا حقانی نے کہا، ہاں! مجھے بھی یہ سارا منظر کل کی طرح یاد پڑتا ہے۔

مولانا سلطان محمودؒ کی تمنا: مولانا سلطان محمود کی تمنا تھی اور بارہا اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ جب مجھے موت آئے تو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے قدموں میں ہی جاں جانِ آفریں کے سپرد ہو۔ پھر تکوینی طور پر وہی ہوا جو وہ چاہتے تھے۔ خدام نے حسنِ اتفاق سے چادر ڈال کر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کو جنازگاہ کے ساتھ لگی ہوئی عیدگاہ کی بنیاد پر بٹھا دیا۔ حضرت عیدگاہ کی بنیاد پر تشریف فرما تھے، پاؤں لٹکے ہوئے تھے۔ قبر جنازہ گاہ میں اسی دیوار نما بنیاد کے ساتھ کھودی جا رہی

تھی۔ جب میت قبر میں رکھی گئی تو دنیا نے دیکھا، اور دیکھنے والے بہت لوگ حیات ہیں اور گواہ ہیں کہ وہی منظر تھا جو حضرت ناظم صاحب کی تمنا تھی۔

شیخ الحدیثؒ کے قدموں میں:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فرمایا: شفیق صاحب کے ساتھ بھی تکوینی طور پر وہی معاملہ ہوا۔ ان کی قبر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے قَدَمَیْن سے قریب بنی، اور قَدَمَیْن میں آنے کی نسبت کی سعادت انہیں حاصل ہوئی۔

دارالحدیث کا نقشہ اور جگہ کا تعین تکوینی امور ہیں، روزانہ لاکھوں کی تعداد میں درود شریف

استاذ مکرم حضرت حقانی صاحب نے عرض کیا: حضرت! جب دارالحفظ کا نقشہ آپ بنا رہے تھے اور قبرستان کے لئے جگہ تجویز ہورہی تھی تو کیا اس وقت جدید دارالحدیث کی موجودہ تعمیر بھی آپ حضرات کی تجویز میں تھی؟ ارشاد فرمایا: نہیں! یہ خود شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی کرامت ہے کہ انہیں دارالحفظ اور اور دارالحدیث کے درمیان میں قبرستان ملا۔ اِدھر سے حضرت کو قرآن سنایا جارہا ہے اور اُدھر دارالحدیث سے یہاں قبرستان میں استاذِ حدیث کے درسِ حدیث کی آواز صاف سنائی دیتی ہے۔ روزانہ پندرہ سو (۱۵۰۰) طلباء حدیث پڑھتے ہیں، لاکھوں کی تعداد میں درود شریف پڑھا جارہا ہے اور مقبرۂ حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث سمیت تمام مرحومین اس کے برکات سے مالا مال ہورہے ہیں۔ شفیق صاحب بھی خوش نصیب اور سعادت مند ہیں کہ انہیں بھی اپنے شیخ کے قدموں میں' مقبرۂ حقانیہ میں' دارالحدیث اور دارالقرآن کے درمیان جگہ مل گئی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کی آرزو: اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کی آواز بھرا گئی اور آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: شفیق خوش نصیب ہیں انہیں حقانی قبرستان میں جگہ مل گئی، خدا کرے کہ ہمیں بھی یہیں جگہ نصیب ہو اور ہماری غفلتیں اور سیّآت اس مقدس قبرستان سے ہماری محرومی کا باعث نہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بونس:

دورانِ گفتگو حقانی صاحب نے دریافت کیا کہ ''خطبات مشاہیر'' کا کیا بنا؟ ارشاد فرمایا: دسویں جلد پر کام شروع ہے، عمر' صحت' عوارض' امراض' اسفار اور اشغال کے ہجوم کے باوصف

''خطبات مشاہیر'' پر کام کی خوب خوب توفیق مل رہی ہے۔

اور میں سمجھتا ہوں یہ اللہ پاک کی طرف سے ایک بونس ہے' انعام ہے اور اللہ پاک صحت بھی دیں گے اور زندگی بھی' تاکہ خطبات مشاہیر کے کام کی تکمیل ہو۔

ارشاد فرمایا: بڑے عجیب عجیب نوادر' تاریخی شہ پارے' اکابر و مشائخ کی یادگار تقریریں' شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ' مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ' ملا محمد عمر' اسامہ بن لادنؒ، شیخ عبدالعزیز بن باز، علامہ محمود صواف، علامہ عبدالمجید زندانی، مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدینہ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد علی لاہوری جیسے درجنوں زعماءِ امت اور مشاہیر ملت کے علمی جواہر پارے ہیں۔ ان شاء اللہ چھپیں گے تو امت کو نفع ہوگا اور ہم خدام کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔

اس اثناء میں قبر تیار ہوگئی، سرہانے اور قدمین کی جانب قراء نے قرآن پڑھا۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے لوگوں سے فرمایا: سب اطمینان سے بیٹھ جاؤ، حقانی صاحب بیان کریں گے۔ حقانی صاحب سے فرمایا: آپ بیان کرلیں، اور اپنے قریبی خدام سے کہا: بیان ٹائپ کرلو، بعد میں نقل کرکے اسے شائع کریں گے۔ حقانی صاحب نے تعمیلِ ارشاد میں بیان فرمایا، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کے حکم پر اختتامی دعا بھی حقانی صاحب نے فرمائی۔

اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ دارالحفظ میں تراویح اور ختمِ قرآن میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے، اور مولانا حقانی اور ہم خدام نے رخصت لی اور جامعہ ابوہریرہ واپس پہنچ گئے۔

ماہنامہ الحق کے ارباب بست وکشاد کی ذمہ داریاں:

راستے میں استاذ مکرم شیخ الحدیث حضرت حقانی صاحب شفیق الدین فاروقی مرحوم کا جامعہ دارالعلوم حقانیہ بالخصوص مولانا سمیع الحق کے حوالے سے ان کی خدمات کا بڑی محبت سے تذکرہ کرتے رہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ مجھے شفیق بھائی کے حوالے سے وہ تمام مراحل متحضر نہیں ہیں جن سے وہ گزرتے رہے اور خدمات کی تاریخ رقم کرتے رہے، تاہم ماہنامہ الحق' موتمر المصنفین اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ارباب بست وکشاد کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایک مخلص کارکن کے کردار کو تاریخ کے حوالے کردیں۔ ''الحق'' کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ خصوصی اشاعت کا اہتمام کرے۔ الغرض عنوان جو بھی ہو میری کتاب کی طرح ایک دوسری کتاب ''بنیاد کا پتھر'' لکھی جاسکتی ہے اور خدام و کارکنوں کی دنیا میں ایک مخلصانہ لائحہ عمل کے نشانِ راہ اور روشن سنگ میل لگائے جاسکتے ہیں۔